واعظ الجمعہ

رسول اللہ ﷺ بحیثیت سپہ سالار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

رسول اللہ ﷺ بحیثیت سپہ سالار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام کا آفاقی پیغام اور کفّارِ مکّہ کا ردِّ عمل

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت ﷺ اس دنیا میں رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے، سرورِ عالم ﷺ نے امن، سلامتی اور صُلح کا درس دیا، ظلم وزیادتی، نفرت وعداوت، مُعاشرتی ناانصافی اور طبقاتی فرق کے خلاف آواز بلند فرمائی، غریبوں، مسکینوں اور مظلوموں کی دادرَسی فرمائی، عدل وانصاف، محبت وشفقت، مُواسات وغمخواری، اور انسانی ہمدردی کی تلقین وحکم فرمایا۔

دینِ اسلام کے اس آفاقی پیغام سے جب صدیوں سے جاری غیر منصفانہ نظام، اور اِجارہ داری کا خاتمہ ہونا شروع ہوا، تو کفّارِ مکّہ اور بعض سردارانِ قریش، رسولِ اکرم ﷺ کے جانی دشمن بن گئے، انہوں نے حضور نبئ کریم ﷺ کو طرح طرح سے اَذیتیں اور تکلیفیں دینا شروع کر دیں، پہلے پہل یہ سلسلہ رحمتِ

عالمیان ﷺ پر آوازیں کَسنے، پتھر مارنے اور دَورانِ نماز اوجھڑی وغیرہ پھینکنے تک محدود رہا، لیکن جب دینِ اسلام کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہوا، تب کفّارِ مکّہ نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ اور مسلمانوں کا جینا دُوبھر کردیا، اس کے باوُجود نبیٔ کریم ﷺ نے صبر وتحمل کا مُظاہرہ فرمایا، اور اپنا وطن اور گھربار چھوڑ کر مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرما لی!۔

مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دیے جانے کی وجہ

عزیزانِ محترم! اسلام دشمنوں نے مسلمانوں کو مدینہ منوّرہ میں بھی چین سے نہ رہنے دیا، باہم سازباز کر کے مسلمانوں کو تنگ کرتے رہے، اور مختلف حیلے بہانوں سے لڑائی مول لیتے رہے، جب پانی سر سے گزرنے لگا، اور کافروں کے ظلم وستم حد سے بڑھنے لگے، تو اللہ ربّ العالمین نے مسلمانوں کو کفّار کے خلاف جہاد کی اجازت عطا فرمائی، اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۟ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾[1].

"ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں؛ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا، اور یقیناً اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے! وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے؛ محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے: "ہمارا رب اللہ

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ۳۹، ۴۰.

ہے " اور اگر اللہ لوگوں کو (جہاد کی اجازت دے کر، اور حُدود قائم فرما کر) ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا، تو خانقاہیں اور گرجا اور کلیسا اور مسجدیں ڈھا (گرا) دی جاتیں! جن میں کثرت سے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اُس کے دین کی مدد کرتا ہے! یقیناً اللہ قدرت والا غالب ہے!"۔

دینِ اسلام کے تصوُرِ جہاد کی ترجیحات

میرے محترم بھائیو! دنیا میں ہونے والی جنگوں کا مقصد عموماً ملک گیری کی ہوَس، دشمن سے انتقام، جغرافیائی سرحدوں میں توسیع، اور مال ودَولت کا حصول ہوتا ہے، جبکہ دینِ اسلام کے تصوُرِ جہاد میں یہ اُمور کبھی بھی ترجیحات میں شامل نہیں رہے! دینِ اسلام نے جہاں زندگی کے دیگر شعبوں میں انقلاب برپا کیا، وہیں تصوُرِ جہاد کی صورت میں، جنگ کے اَغراض ومقاصد کو بھی تبدیل فرمایا، اور اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند فرمایا، کہ ان کی تلوار صرف دینِ حنیف کی سربلندی، دفعِ ظلم، اور مظلوموں کی دادرَسی کے لیے بلند ہو!۔

رسول اللہ ﷺ کے وضع کردہ جنگی اُصول وضوابط

حضراتِ گرامی قدر! رسولِ اکرم ﷺ نے جہاد کے لیے مجاہدینِ اسلام کی بنفسِ نفیس تربیت فرمائی، اور بحیثیت سپہ سالار ایسے بہترین اور بے مثال جنگی اُصول وقوانین وضع فرمائے، جو دنیا میں پہلے کہیں بھی رائج نہیں تھے! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مجاہدینِ اسلام کو اس اَمر کا پابند فرمایا، کہ جنگ وجِدال کے ماحول میں بھی، اعلیٰ اَخلاقی اَقدار کی پاسداری نہ بھولیں! بلاامتیازِ مذہب، انسان کے بنیادی حقوق کا لحاظ رکھیں! دَورانِ جنگ کفّار کی املاک کو نقصان نہ پہنچائیں، عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں پر ہاتھ نہ اٹھائیں!۔

عورتوں اور بچوں کے قتل کی مُمانعت سے متعلق، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: «امْرَأَةٌ وُجِدَت فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُول اللهِ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنكَرَ رَسُولُ الله ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ!»[1] "رَسول اللہ ﷺ کے کسی جہاد میں، ایک عورت مقتولہ پائی گئی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمادیا!"۔

رسولِ اکرم ﷺ کے وضع کردہ منفرِد جنگی اُصول وضوابط کے بارے میں، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً، وَلَا طِفْلاً، وَلَا صَغِيراً، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَغُلُّوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوا ﴿وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾»[2] "لڑائی کے دَوران بوڑھے ضعیف، نابالغ، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرو! مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور اپنا مالِ غنیمت ایک جگہ رکھو، آپس میں اِصلاح اور حُسنِ سُلوک سے کام لو "اور نیکی واحسان کا مُعاملہ کرتے رہو، یقیناً احسان کرنے والوں کو اللہ پسند فرماتا ہے!"۔

داخلی استحکام ... جنگی مہارت کا ایک اہم پہلو

عزیزانِ مَن! داخلی استحکام، جنگی مہارت کا ایک اہم ترین پہلو ہے! کوئی بھی ملک اس وقت تک دشمن پر غالب نہیں آسکتا، جب تک وہ داخلی طَور پر مستحکم نہ ہو! حضور نبئ کریم ﷺ کی جنگی مہارت کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد، ر: ٤٥٤٧، صـ٧٧٢.

(٢) "سنن أبي داود" باب في دعاء المشركين، ر: ٢٦١٤، صـ٣٧٨.

سرورِ عالم ﷺ نے مدینہ منوّرہ تشریف لانے کے بعد، مسلمانوں کو سب سے پہلے داخلی طَور پر مستحکم کرنے کی کوشش فرمائی، سب سے پہلے مسجدِ نبوی کی تعمیر کی گئی، جس میں پنجگانہ نماز باجماعت کی بدَولت، مسلمانوں میں نظم وضبط، وقت کی پابندی، امیر کی اِطاعت، اِجتماعیت، مُوانَست وہمدردی، اور باہمی خیر خواہی کا درس وتربیت دی گئی!۔

مہاجرین کی آباد کاری

ہجرتِ مدینہ کے بعد داخلی طَور پر مسلمانوں کے لیے، سب سے بڑا اور فوری حل طلب مسئلہ، مہاجرین کی آباد کاری تھا، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے رشتہ مُؤاخات کے ذریعے، انصار ومہاجرین کے مابین بھائی چارا قائم فرمایا، اس کے نتیجے میں ہر انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایک مہاجر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، نا صرف اپنا بھائی تسلیم کیا، بلکہ بخوشی اپنا آدھا آدھا مال بھی انہیں پیش کیا!۔

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ جب حضرت سیّدُنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیّبہ تشریف لائے، تو حضورِ اکرم ﷺ نے اُن کے اور حضرت سیّدُنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، حضرت سیّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصفَيْنِ!»[1] "آؤ میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دُوں!" لیکن حضرت عبد الرحمن نے لینے سے انکار کیا، اور انہیں برکت کی دعا دیتے ہوئے فرمایا: «دُلُّونِي عَلَى السُّوْقِ!»[2] "مجھے بازار کا راستہ دکھاؤ!"؛ تاکہ میں وہاں جاکر تجارت کروں، اور خود اپنی کمائی سے گزر اَوقات کرسکوں!۔

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في مُواساة الأخ، ر: ١٩٣٣، صـ٤٥٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ البُيوع، ر: ٢٠٤٩، صـ٣٢٩.

غیر مسلموں سے دِفاعی مُعاہدے

داخلی استحکام کو مزید بہتر بنانے، اور مدینہ منوّرہ کو اندرونی طَور پر لاحق خطرات سے بچانے کے لیے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے کمال فراست اور جنگی مہارت کا مُظاہرہ کرتے ہوئے، یہود سمیت مدینہ منوّرہ، یا اس کے آس پاس قیام پذیر تمام قبائل کے ساتھ دِفاعی مُعاہدے فرمائے، اور انہیں اس بات کا پابند کیا، کہ کسی بیرونی حملے کی صورت میں، وہ مسلمانوں کے مقابلے میں کسی غیر مسلم کا ساتھ نہیں دیں گے، بلکہ غیر جانبدار رہیں گے!۔

ہمسایہ ممالک سے بہتر تعلقات کی اہمیت

حضور نبیٔ کریم ﷺ کی اس جنگی حکمتِ عملی اور پالیسی (Policy) سے ہمیں پتہ چلتا ہے، کہ اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کس قدر اہمیت کے حامل ہیں! اور بالخصوص اُن ممالک کے لیے جہاں پر ہر وقت جنگ کے بادل منڈلا رہے ہوں! جس ملک کے اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات نہیں ہوں گے، عین ممکن ہے کہ کسی بیرونی حملے کی صورت میں، وہ آپ کے دشمن کا اتحادی بن کر آپ کی پیٹھ میں چُھرا گھونپ دے!۔

لہٰذا پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کو چاہیے، کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے اچھے اور بہتر تعلقات قائم کریں! اور اگر کسی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو، تو کم از کم ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اپنے تعلقات اس حد تک نہ بگاڑیں، کہ وہ کسی مشکل وقت میں آپ کے دشمن کے اتحادی بن جائیں! لہٰذا ایسے ہمسایوں کے ساتھ بعض دِفاعی مُعاہدے ضرور کر رکھیں، اور انہیں غیر جانبدار رہنے کا پابند بنائیں؛ تاکہ آپ یکسوئی کے ساتھ اپنے دشمن کا مقابلہ کر سکیں!۔

ملکی سرحدوں پر پہرہ داری کا نظام

جانِ برادر! کسی بھی بیرونی جارحیت سے بچنے کے لیے ضروری ہے، کہ اس کی ملکی سرحدوں پر پہرہ داری کا نظام بہترین ہو، دن رات مُحافظ جاگ کر اپنی ملکی سرحدوں کی حفاظت کریں؛ تاکہ دشمن رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاکر، اچانک حملہ آور نہ ہو! جب تک آپ کی ملکی سرحدوں پر ایسے بہترین حفاظتی انتظام نہیں ہوں گے، تب تک آپ کی رِعایا اور عوام اطمینان وسکون اور چین کی نیند نہیں سو پائیں گے!۔

سیرتِ نبوی کے مُطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے بطورِ سپہ سالار، سرحدوں اور اسلامی لشکر کو محفوظ بنانے پر بڑا زور دیا، حضرت سیّدنا سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ، جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ»[1] "ایک دن رات سرحد پر پہرہ دینا، ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے، اور اگر اس کا اسی دَوران انتقال ہوگیا، تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جسے وہ زندگی میں کیا کرتا تھا! اور اس کا رزق جاری رکھا جائے گا، اور وہ منکَر نکیر (قبر میں فرشتوں کے سوال وجواب) سے امان میں رہے گا!"۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً حَارِساً مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَلْفَهُ، مِمَّنْ صَامَ وَصَلَّى»[2] "جس نے جہاد کے دَوران ایک رات مسلمانوں کی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٣٨، صـ٨٥٦.

(٢) "المعجم الأوسط" باب الميم، ر: ٨٠٥٩، ٨/ ٩٠.

حفاظت کے لیے پہرہ دیا، اس کے لیے پیچھے رہ جانے والے روزہ دار اور نمازی کا ثواب ہے!"۔

دشمن کی نقل وحرکت سے باخبر رہنا

عزیزانِ محترم! دشمن کی نقل وحرکت سے باخبر رہنا، ایک اچھے سپہ سالار کے اَوصاف میں سے ہے، حضور نبئ کریم ﷺ بھی بطورِ سپہ سالار، دشمن کی جنگی تیاریوں اور حربی سرگرمیوں سے پوری طرح آگاہ رہا کرتے، اس سلسلے میں مجاہدینِ اسلام کو باقاعدہ فریضہ سونپ کر، پہلے دشمن کے جنگی منصوبے (War plan) سے آگاہی حاصل کرتے، پھر اس کے مُطابق لائحۂ عمل مرتَّب فرمایا کرتے۔

دشمن کے لشکر میں جاسوس بھیج کر آگاہی حاصل کرنے سے متعلق، حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَرِيَّةً وَحْدَهُ»[1] "حضور نبئ کریم ﷺ نے انہیں غزوۂ اَحزاب کی رات، تنہا جاسوسی کے لیے بھیجا"۔

آج ہماری انٹیلی جنس ایجنسیاں (Intelligence Agencies) بھی اسی کام پر مامور ہیں، انہیں چاہیے کہ جاسوسی سے متعلق احادیث نبویہ کی رَوشنی میں، اپنے کام میں مزید بہتری اور نکھار پیدا کریں؛ تاکہ دشمنوں کی اسلام مخالف سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنایا جاسکے! اور جنگ کی صورت میں انہیں شکست وہزیمت سے دوچار کیا جاسکے!۔

(١) "المعجم الكبير" باب الحاء، حذيفة بن اليمان، ر: ٣٠٠٣، ٣/ ١٦٢.

مجاہدینِ اسلام کے گھریلو مسائل کی رِعایت

میرے محترم بھائیو! اپنے سپاہیوں کا مورال (Moral) بلند رکھنا، جنگ میں لڑنے کے لیے انہیں تیار کرنا، اور ان کے دِلوں میں شہادت کا جذبہ پیدا کرنا، جہاں ایک اچھے سپہ سالار کی ذِمّہ داری اور عمدہ وصف ہے، وہیں اپنے سپاہیوں کے عذرِ صحیح کی رعایت برتنا، ان کی گھریلو مجبوری کو سمجھنا بھی، ایک اچھے کمانڈر (Commander) کی علامت ہے، بحیثیت سپہ سالار رحمتِ عالمیان ﷺ مجاہدینِ اسلام کی گھریلو مجبوریوں اور مسائل کا لحاظ رکھا کرتے، اور ان کے عذر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انہیں فَوری رخصت بھی عطا فرمایا کرتے۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ (کسی جہاد کے موقع پر) ایک شخص رسولِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ! میرا نام فُلاں جہاد کے لیے لکھا گیا ہے، لیکن میری بیوی حج کو جارہی ہے، (یہ سن کر) نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ!»[1] "لَوٹ جاؤ اور (پہلے) اپنی بیوی کے ساتھ حج کرلو!"۔

موجودہ زمانے میں عموماً دیکھا گیا ہے، کہ ملکی سرحدوں پر دشمن سے جیسے ہی معمولی سی جھڑپ ہوتی ہے، یا کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے، فوج سے تعلق رکھنے والے تمام سپاہیوں کی چھٹیاں ملتوی کر کے، انہیں واپس ڈیوٹی (Duty) پر بلا لیا جاتا ہے، جو فوجی اپنے گھر پر نارمل حالات میں چھٹیاں گزار رہے ہوں، ایمرجنسی حالات (Emergency Situation) میں ان کی چھٹیاں ملتوی کرنا تو سمجھ میں آتا ہے،

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٣٠٦١، صـ٥٠٦.

لیکن فوج کے جو سپاہی فریضۂ حج، شادی، یا کسی قریبی عزیز مثلاً ماں باپ، یا بھائی بہن وغیرہ کے انتقال، یا کسی اَور شدید عذر کے باعث رخصت پر ہوں، ان کی چھٹیاں بیک جنبشِ قلم ختم کر کے انہیں واپس بلانا، اور ان کی مجبوری کا لحاظ و پاس نہ رکھنا، بالکل بھی مناسب اَمر نہیں، لہٰذا اَفواجِ پاکستان سمیت تمام سرکاری یا غیر سرکاری اداروں میں، جہاں جہاں اس قسم کی خرابیاں پائی جاتی ہوں، انہیں دُور کیا جانا چاہیے؛ تاکہ محاذِ جنگ اور سرحدوں پر سردی گرمی اور دن رات کی پرواہ کیے بغیر، ڈیوٹی (Duty) انجام دینے والے ہمارے فوجی بھائیوں کو اذیت سے بچایا جاسکے! اور وہ خوشدِلی وخوش اُسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں! ہاں اگر سرحدی کشیدگی کے باعث جنگ یقینی وناگزیر ہو جائے، تو سرکاری اہلکاروں کی چھٹیاں ملتوی کرنے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں، بلکہ قوم کے نوجوانوں کو چاہیے کہ ایسی ہنگامی صورتحال میں، خود آگے بڑھ کر رضاکارانہ طَور پر، اپنی خدمات پیش کریں، اور دینِ اسلام کی سربلندی اور وطنِ عزیز کی حفاظت میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں!۔

ڈسپلن کا لحاظ اور کمانڈر کی اِطاعت

حضراتِ گرامی قدر! ڈسپلن (Discipline) کا لحاظ، اور کمانڈر (Commander) کی اِطاعت، فوج میں بڑی اہمیت رکھتا ہے، کوئی بھی فوجی قوّت اپنے دشمن پر اس وقت تک غالب نہیں آسکتی، جب تک اس کے سپاہیوں میں ڈسپلن کا لحاظ، پاسداری اور اپنے کمانڈر کی اِطاعت کا جذبہ اور سوچ نہ ہو۔ سروَرِ کائنات ﷺ نے مثالی فوجی تربیت کے ذریعے، بکھرے ہوئے عربوں کو وَحدت کی لڑی میں پرو دیا، انہیں ضابطۂ اَخلاق کی پابندی اور اپنے کمانڈر کی اِطاعت کا حکم دیا، انہیں یہ تربیت دی کہ تمہارا امیر چاہے کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو، رنگ ونسل اور آقا وغلام کی

پرواہ کیے بغیر، اس کی اطاعت کرو، اس کا حکم مانو، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ ختم نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ -حَسِبْتُهَا قَالَتْ: أَسْوَدُ- يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ الله، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا!»[1] "اگر تم پر کوئی ناک کٹا (حبشی) غلام بھی امیر مقرّر کر دیا جائے، جو تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے، تو اس کی بھی بات سنو اور اِطاعت کرو!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سروَرِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي!»[2] "جس نے امیر کی اِطاعت کی اُس نے میری اِطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی"۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں، امیر سے مراد مسؤولِ شرعی ہے، یعنی فوج کا کمانڈر (Army Commander)، حاکمِ وقت (Ruler of Time)، یا گورنر (Governor) وغیرہ مراد ہیں۔

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جنگی حکمتِ عملی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جنگی مہارت اور حکمتِ عملی بے مثال اور لاجواب ہوا کرتی، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے میدانِ جنگ میں بحیثیت سپہ سالار، بارہا اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی، اور اپنی بہترین منصوبہ بندی، حکمتِ عملی اور فراست سے کفّار کو شکستِ فاش سے دوچار کیا، غزوۂ فتحِ مکّہ اس کی واضح

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٧٦٢، صـ٨٢٦.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٤٧٤٧، صـ٨٢٤.

مثال ہے، سرورِ عالم ﷺ ہزاروں مجاہدینِ اسلام کے ساتھ مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوئے، اور کسی بڑے جانی نقصان کے بغیر ایک تاریخی فتح حاصل کی! حضور نبئ کریم ﷺ کی شاندار جنگی حکمتِ عملی کی بدَولت، کفّارِ مکّہ کو رحمتِ کونین ﷺ کے مدِّ مقابل آنے کی جرأت ہی نہ ہوسکی۔

غزوۂ فتحِ مکّہ میں رسول اللہ ﷺ نے جو جنگی حکمتِ عملی اپنائی، اس بارے احادیث میں مذکور ہے، کہ جب اسلامی لشکر سرزمینِ مکّہ مکرّمہ کے قریب پہنچا، تو رسولِ اکرم ﷺ نے چند میل دُور پڑاؤ ڈال کر آگ جلانے کا حکم ارشاد فرمایا، اہلِ مکّہ رسول اللہ ﷺ اور اسلامی لشکر کی آمد سے بالکل بے خبر تھے، جب انہوں نے ہزاروں مقامات سے آگ جلتی دیکھی، تو بہت خوفزدہ ہوئے، اور حقیقتِ حال سے آگاہی کے لیے ابوسفیان کو بھیجا (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے)، انہیں پڑاؤ کے قریب دیکھ کر مُحافظوں نے پکڑ لیا، اور لشکر گاہ میں لے آئے، اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھ کر، ابو سفیان پر بڑی ہیبت طاری ہوئی[1]۔

حضرت سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس موقع پر قبولِ اسلام کی دعوت دی، جسے انہوں نے قبول کیا اور مسلمان ہوگئے[2]، حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک بڑے سردار اور نامورَ شخصیت کے حامل تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے کفّارِ قریش کے حَوصلے پست ہوگئے، ان کی ہمت جواب دے گئی، اور

---

(١) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المَغازي، ر: ٤٢٨٠، صـ٧٢٤، ٧٢٥.

(٢) انظر: "الطبقات الكبرى" غزوة رسول الله ﷺ عام الفتح، ١/ ٤٤١.

انہوں نے جنگ لڑے بغیر ہی اپنی شکست تسلیم کرلی ![1]۔

بحیثیت سپہ سالار اعلیٰ اَخلاقی اَقدار کا مُظاہرہ

اس تاریخی فتح کے باوُجود رحمتِ عالمیان ﷺ نے بحیثیت سپہ سالار، اعلیٰ اَخلاقی اَقدار کا مُظاہرہ فرمایا، اور عام مُعافی کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «أَلا لا يُجْهَزَنَّ عَلَى جَرِيحٍ، وَلا يُتْبَعَنَّ مُدْبِرٌ، وَلا يُقْتَلَنَّ أَسِيرٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ!»[2] "سن لو! کسی زخمی پر حملہ نہ کیا جائے، جو پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا ہو اس کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے، اور جس نے خود کو اپنے گھر میں بند کرلیا وہ بھی امان میں ہے!"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! جنگی اُمور سے متعلق سیرتِ نبوی ﷺ کے ان چند گوشوں کو اُجاگر کرنے کا مقصد یہ ہے، کہ اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے، تمام فوجی سربراہان، جنگی ودِفاعی مُعاملات میں، حضور نبئ کریم ﷺ کی پالیسیوں (Policies) کا مُطالعہ کرکے اُن پر عمل کریں، سیرتِ نبوی کی رَوشنی میں بہترین جنگی حکمتِ عملی اپنائیں، اپنی اَفواج کی اسلامی خطوط پر تربیت کریں، ان کے دلوں میں جذبۂ جہاد اور شَوقِ شہادت پیدا کریں، انہیں اللہ کی رِضا اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کرنے کی سوچ دیں، دشمن کی نقل وحرکت پر غور کرنے کے لیے اپنے جاسوسی نظام کو بہتر و مؤثر بنائیں، اپنے جنگی منصوبوں اور دِفاعی

---

(۱) "فتحِ مکّہ" واعظ الجمعہ ادارۂ اہلِ سنّت، ۱۳۰ پریل ۲۰۲۱ء۔

(۲) "الأموال" باب فتح الأرض تؤخذ عنوة ...إلخ، ر: ۱۵۹، صـ۸۲.

رازوں کو خفیہ رکھنے کی تربیت دیں!۔

دینِ اسلام، پاکستان اور دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کی حفاظت کے لیے، اپنی اَفواج کو ہمہ وقت چوکس اور تیار رکھیں! انہیں اپنے وطن تک محدود کرنے کے بجائے پورے عالَمِ اسلام کے دِفاع کی سوچ دیں، کسی دشمن سے جنگ کے وقت اسلامی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھیں، دینِ اسلام کی اعلی اَخلاقی اَقدار کی پاسداری کریں، جنگی اُصول وقوانین کو پیشِ نظر رکھیں، دَورِ جاہلیت اور غیر مسلموں کے وَحشیانہ طور طریقوں سے گریز کریں، جنگی قیدیوں اور عام شہریوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں، بچوں، عورتوں، معذوروں اور بزرگوں کو اَذیت نہ دیں، دشمن کے گھر بار اور املاک کو نقصان نہ پہنچائیں، سرکارِ دو عالَم ﷺ کے نقشِ قدم کی پیَروی کریں، حتّی الاِمکان جنگ سے گریز کریں، اختلافی مُعاملات کو اِفہام وتفہیم اور مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کو ترجیح دیں، وقتاً فوقتاً تمام اسلامی ممالک مشترکہ جنگی مشقوں کا اہتمام کریں؛ تاکہ دشمنانِ اسلام پر خوف اور لرزہ طاری رہے، اور وہ لوگ دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے ناپاک عزائم کا مُظاہرہ کرنے سے باز رہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں جذبۂ جہاد عطا فرما، ہمارے دِلوں میں شَوقِ شہادت پیدا فرما، دینِ اسلام کے تصوُرِ جہاد، اور اس کے اَغراض و مَقاصد کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرما، دینِ اسلام کے جنگی اُصول وقوانین کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرما، حضور نبیٔ کریم ﷺ کے مجاہدانہ کردار کا مُطالعہ کرنے کا جذبہ اور شوق نصیب فرما، دَورانِ جنگ عورتوں، بچوں، بزرگوں اور نادار وضعیف لوگوں کو اَذیت دینے سے بچا، دشمنوں

کی املاک کو نقصان پہنچانے سے محفوظ فرما، اور دینِ اسلام کی اعلیٰ اَخلاقی اَقدار کی پاسداری کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور

ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.